© rasailojaraid.com

یاد رفتگان

آہ! قاری عبدالستار ٹوبہ ٹیک سنگھ

جناب قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری

موت نے کتنے ہنستے بستے گھروں کو ماتم کدہ بنا ڈالا کتنی بستیوں کو اجڑنے پر مجبور کر دیا کتنے خوب صورت پھولوں کو بیدردی سے مسل ڈالا۔ اس کی آہنی گرفت سے کتنے بنگلوں اور محلات پر ہُو کا عالم طاری ہو گیا یہ نہ کسی کی جواں سالی کا لحاظ کرتی ہے نہ معصوم کلیوں پہ ترس کھاتی ہے۔ اسی موت کی بے پناہیوں نے ہمارے عزیز مخلص مرنجان مرنج اور مجسمہ اخلاص دوست قاری عبدالستار آف ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ہنستا کھیلتا گھر ویران کر دیا۔

۲۷ اگست ۱۹۸۶ء بروز منگل صبح آٹھ نو بجے قاری صاحب پر مرض کا شدید حملہ ہوا اور حرکت قلب بند ہو گئی اس طرح قاری عبدالستار صاحب کی زندگی کا آفتاب چند لمحوں میں دوست واحباب کی موجودگی میں موت کی وادی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ڈوب گیا۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

قاری صاحب کی جواں مرگی نہ معلوم کتنے کلیجے شق کر گئی۔ قاری صاحب ۴۰ سال کی جواں عمری میں مضبوط اعصاب کے باوجود موت کے ہاتھوں گھائل ہو گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ قاری صاحب کو مرحوم لکھتے ہوئے قلم کا نپتا، دل لرزتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ حیران ہوں کہ اتنا اچھا انسان اتنا صاف ستھرا اور خوب صورت و نیک سیرت شخص بھی کیا ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روٹھ جائے گا؟ سیرت و کردار۔ اعمال و گفتار کے اعتبار سے قاری عبدالستار کو عصر حاضر میں اگر بے مثال نہیں تو مثالی جوان کہا جا سکتا ہے۔ زہد و ورع۔ تقویٰ و تدین۔ اخلاص و ایثار۔ اخلاق و کردار سیرت و اعمال۔ مہمان نوازی۔ وسعت ظرفی۔ احکام الٰہی کی پابندی۔ خدا تعالیٰ پر توکل و اعتماد دیانت و امانت۔ شرافت و وقار اور ہر دلعزیزی کے اعتبار سے وہ اپنے اقران و اماثل میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ وہ دوستوں کے سچے دوست۔ یاروں کے پکے یار تھے۔ دشمنی سے نا آشنا بلکہ زندگی بھر انھوں نے کسی کو اپنا دشمن بنایا ہی نہیں۔

قرآن پاک سے انھیں سچا عشق تھا۔ تہجد سے لے کر نماز عشاء تک وہ دن بھر قرآن کی تعلیم و تدریس اور تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہتے۔ وہ ہمارے عام قاریوں کی طرح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وقت کی پابندیوں کے ہرگز قائل نہ تھے۔ جب دیکھو قاری صاحب صبح سے شام تک قرآن پاک کی تعلیم و تدریس میں والہانہ انداز میں مصروف ہیں۔ ہمارے عام قاری بچوں کی کثرت تعداد سے نہ صرف شاکی بلکہ لرزاں اور خائف رہتے ہیں۔ چاہتے یہ ہیں کہ بیس پچیس سے زائد طلبہ ہمارے حلقہ درس میں شامل نہ ہوں۔

قارئین یہ معلوم کر کے انتہائی مسرت محسوس کریں گے کہ قاری عبدالستار کے پاس ہمیشہ پونے دو صد یا پورے دو صد کے لگ بھگ طلباء زیر تعلیم رہتے۔ جن میں بچے، بچیاں دونوں شامل ہوتے، ناظرہ قرآن کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن کا انتظام بڑی شد و مد سے کرتے قاری صاحب کے کنٹرول کا یہ عالم تھا کہ طلبہ کے اتنے جم غفیر کے باوجود مجال ہے کہ طلبہ کے نظم و ضبط میں کوئی بال برابر بھی فرق آسکے۔ مسجد کی آبادی۔ صفائی۔ ستھرائی مسجد کے نظم و نسق کی دیکھ بھال۔ اذان اور جماعت کی پابندی۔ واقف و ناواقف مہمانوں کی خدمت و مدارات۔ انسانی محبت و اخلاقی مروت قاری صاحب کا مقصد حیات تھا۔ اور یہ انکی وجہ تمیز ہے۔ راقم ہمیشہ یہ کہا کرتا تھا کہ اگر قاری عبدالستار ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہ ہوتے تو میں انہیں کسی قیمت پر نہ چھوڑتا۔ بلکہ انہیں جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے شعبہ تحفیظ القرآن میں مدارالمہام بناتا اسلامی اخوت، دینی محبت مسلکی حمیت۔ انسانی غیرت۔ قاری صاحب کے امتیازی اوصاف تھے ان کی زندگی ہمیشہ عسرت میں گزری لیکن کبھی کسی کے سامنے نہ کاسۂ گدائی لے کر گئے۔ نہ دست سوال دراز کیا۔ ہمیشہ اپنی وضع داری قائم رکھی۔ زندگی بھر قرآن کی ٹیوشن نہیں پڑھائی۔ نہ قرآن پڑھانے کا انفرادی طور پر کسی سے معاوضہ لیا۔ اٹھارہ سال کی طویل مدت میں ٹوبہ کے محلے محلے میں قاری صاحب کا فیض قرآن پہنچ گیا تھا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تاریخ میں اتنا مثالی جنازہ کبھی نہیں اٹھا۔ قاری صاحب کے جنازہ میں مسلک و مشرب کے امتیاز ختم ہو گئے۔ پورا شہر جیسے جنازے کے لئے امڈ آیا۔ شرکائے جنازہ کی کثرت کو دیکھ کر قاری صاحب کی عظمت کا اندازہ ہو رہا تھا۔ کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اس ناگہانی جواں مرگی پر اشکبار نہ ہوئی ہو۔ قاری صاحب اپنی جواں مرگی سے ایک ایسا خلا چھوڑ گئے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت کاملہ سے پُر کر سکتا ہے ورنہ ظاہری آثار و شواہد ایسے دکھائی نہیں دیتے۔ قاری صاحب نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور چھ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔

قاری صاحب کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنے لئے ایک کوٹھڑی تک نہیں بنوائی ... نہ تک بھی تعمیر نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی جماعت کا بھلا کرے جنہوں نے قاری صاحب کی بیوہ اور یتیم بچوں کو یقین دلایا کہ بچوں کی بلوغت تک نہ ہم آپ سے مکان خالی کروائیں گے اور نہ ہی آپ سے بے تعلق ہوں گی بلکہ بچوں کی بلوغت تک قاری صاحب کی تنخواہ بدستور پیش کی جاتی رہے گی۔

دردمندان اہلحدیث کو ٹوبہ کی جماعت کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے بلکہ اس باب میں ان سے بھرپور تعاون کرنا چاہیئے۔

اس مجسمہ اخلاص وایثار، پیکر امانت و دیانت، مجموعہ اخلاق و کردار، منبع زہد و ورع، مرکز تقویٰ و تدین اور مصدر توکل واعتماد انسان کے لئے یہی کہا جا سکتا ہے۔ ؎

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

بقیہ : تصریحات

ہوکر رہ گیا ہے، جناب جتوئی نے اس پر خوب تبصرہ فرمایا ہے۔ ہم بھی اسی پر اکتفا کرتے ہیں کہ " اگر واقعی بے نظیر پر حملہ ہوا ہے تو قابل مذمت ہے"

ہم احتجاج کرنے والوں سے کہیں گے کہ وہ بلا شک احتجاج کریں، مگر پاکستان کے حالات کو بھی مدنظر رکھیں، کہیں ان کے احتجاجی جلوسوں کی آڑ لے کر ملک دشمن عناصر کوئی " نیا گل نہ کھلا دیں" اور پھر کچھ بنائے نہ بنے۔

اللہ حامی و ناصر ہو۔ آمین

(شفیق پسروری)

© rasailojaraid.com